دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ’فارسی اور سندھی کے مابین سماجی ولسانی رشتۂ‘ کے موضوع پر دوروزہ بین الاقوامی سمینار کا انعقاد

New Delhi, November 24, 2025

شعبہ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے داراشکوہ ریسرچ فاؤنڈیشن اور قومی کونسل برائے فروغ سندھی زبان کے اشتراک سے مورخہ انیس اور بیس نومبر دوہزار پچیس کو ’فارسی اور سندھی کے سماجی ولسانی رشتے‘ کے موضوع پر دوروزہ بین الاقوامی سمینار منعقد کیا۔سمینار کا افتتاحی اجلاس ایف ٹی کے۔سی آئی ٹی کانفرنس ہال میں منعقد ہوا جس کی صدارت عزت مآب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف نے کی۔محترمہ میناکشی لیکھی، سابق وزیر مملکت برائے امور خارجہ وتہذیبی وثقافتی امور، حکومت ہند بطور مہمان خصوصی اور ایران کلچرل ہاؤس نئی دہلی میں کلچرل کونسلر ڈاکٹر فریدالدین فرید عصر بطور مہمان اعزازی شریک ہوئے۔پروفیسر روی پرکاش ٹیک چندانی صدر ڈپارٹمنٹ آف انڈین النگویجیز اینڈ لٹریری اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی نے سمینار کا کلیدی خطبہ دیا۔

پروفیسر مظہر آصف نے فارسی اور سندھی کے درمیان ربط اور تعلق پر اظہار خیال کرتے ہوئے یونیورسٹی نصاب میں مزید ہندوستانی زبانوں کو شامل کرنے کے تئیں اپنے عہد کو بتایا۔انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے نیز مزید کوششیں درکار ہیں۔فارسی اور سندھی زبانوں کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے محترمہ میناکشی لیکھی نے علم کو مکمل حد تک حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔’میں نے بھی فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی ہے۔فرد اپنی شخصیت اور کردار کو نکھارنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے نہ اس کی نمائش کے لیے۔‘‘

کلیدی خطبے میں پروفیسر روی ٹیک چندانی نے سندھی زبان کے جغرافیہ، خطے میں بولی جانے والی زبان، اس کی تعمیرات اور صوفی روایات کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا ساتھ ہی سندھی رسم خط اور انگریزی نوآبادیاتی قوتوں کی نازک سیاسی حرکیات کی وضاحت کی۔ڈاکٹر فریدالدین فرید عصر نے فارسی اور سندھی زبانوں کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ سندھ کی سرحد ایران سے ملتی ہے جس نے دونوں خطوں میں دیرپا اور گہرے مراسم کو فروغ دیا ہے۔

پروفیسر اقتدار محمد خان، ڈین، فیکلٹی آف ہیومنی ٹیز اینڈ لنگویجیز نے یونیورسٹی کے ایک بانی رکن اور اس کی گورننگ باڈی کے حیاتی رکن مولانا عبید اللہ سندھی کو یاد کرتے ہوئے جامعہ اور سندھ کے درمیان تعلق کو اجاگر کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کے اعزاز میں جامعہ میں ایک دارالاقامہ کا نام بھی ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔

مہمانان کی خدمت میں پھول، شال اور یادداشتیں بھی پیش کی گئیں۔ شعبہ فارسی کے صدر اور سمینار کے ڈائریکٹر پروفیسر سید کلیم اصغر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ سمینار کے کنوینز ڈاکٹر محسن علی، یونیورسٹی کی مختلف فیکلٹیوں کے ڈینز، صدور شعبہ جات، مختلف شعبہ ہائے علم کے پروفیسر، فیکلٹی اراکین اور جے این یو، دہلی یونیورسٹی کے طلبہ کے ساتھ ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبہ بڑی تعداد میں پروگرام میں موجود تھے۔

دوسرے دن مورخہ بیس نومبر دو ہزار پچیس کو ڈاکٹر پشکر مشرا الوداعی پروگرام کے مہمان خصوصی تھے۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اپنی تقریر میں سنسکرت کے اسکالروں پانینی، بھرت ہری نیز ایویستا اور سنسکرت روایات کے درمیان متاثر کن رشتوں کا حوالہ دیتے ہوئے فارسی اور سنسکرت کے درمیان رشتے پر زور دیا۔ انہوں نے زبان کی ابتدائی تشکیل کی چار شکلوں کے متعلق جو اسپیچ کی بصری سے لے کر اظہار کی سطح تک محیط ہیں بتایا۔ مزید برآں انہوں نے عالمی علوم کی افزائش کے لیے ہندوستانی علوم نظام کی اہمیت پر زور دیا۔ ڈاکٹر مشرا نے مختلف دائرہ کاروں میں ہندبرصغیر کو سینٹر آف پروڈکشن کے طور پر اس کی اہمیت بتائی۔

پروگرام کے مہمان اعزازی پروفیسر روی کانت مشرا نے سندھ خطے کی جغرافیائی، تہذیبی وثقافتی اور لسانی خصوصیات کی شناخت کرتے ہوئے قرون وسطی کے ہندوستان میں فارسی شناخت اور ثقافت پر زور دیتے ہوئے اس کی اہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے مقامی زبانوں کی اہمیت پر بھی زور دیا یعنی وہ زبانیں جنہیں برج اور اودھ کی عوام بولتی تھی۔ مزید برآں انہوں نے قرون وسطی میں 'ہندوستانی فارسی' کے عروج پر بھی بات کی۔ ان کی تقریر علاقائی اور مقامی تہذیب کے ارتقا کے تاریخی ظہور پر مرکوز تھی۔

پروفیسر انور خیری نے فارسی اور سندھی میں مختلف الفاظ واصطلاحات کے درمیان مماثلت کو اجاگر کیا۔ پروفیسر اقتدار محمد خان نے تجارت، کاروبار اور دوسرے تعلقات ومراسم پر مرکوز رہتے ہوئے مختلف راستوں سے اسلام کی آمد پر بھی توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی مسلمان عربوں سے صرف مذہب کی وجہ سے مربوط ہیں نہ کہ تہذیب وتمدن کے وسیلے سے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان تہذیبی وثقافتی لحاظ سے ہندوستانی ہیں۔ ڈاکٹر محسن علی نے کانفرنس کے حوالے سے اختتامی گفتگو کی اور فارسی وسندھی میں سماجی ولسانی رابطوں سے متعلق موضوعات پر زور دیا۔ انہوں نے کانفرنس میں علمی تعاون پیش کرنے کے لیے تمام شرکا کا شکریہ بھی ادا کیا۔

پروفیسر کلیم اصغر نے کانفرنس میں شریک مہمانان اور مندوبین کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور شرکت کے لیے ان کا شکریہ بھی ادا

کیا۔ انہوں نے اختتامی اجلاس میں شریک تمام شرکا کے لیے بہترین شعر بھی پڑھا۔انہوں نے شرکا،حاضرین اور رضا کاروں کا ان کی شرکت اور کوششوں کے لیے شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلی،تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ